فقہ الحدیث

پروفیسر ساجد میر ایم اے

۶

نجاست اور اس کی انواع

۹۔ انسانی پیشاب، پاخانہ اور قے

یہ چیزیں متفقہ طور پر نجس ہیں۔ حدیث میں پیشاب و پاخانہ کی نجاست کا واضح اظہار موجود ہے۔ مثلاً فرمایا[۱]:

اِذَا وَطِیَٔ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِہِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَہٗ طَھُوْرٌ

جب کسی کے جوتے کو "اذٰی" یعنی پیشاب یا پاخانہ لگ جائے تو وہ اسے مٹی (پر رگڑنے) سے صاف کر سکتا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر سے ہوا تو فرمایا[۲]:

"یہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں۔ اس لیے کہ ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا کَانَ لَایَسْتَنْزِہُ مِنَ الْبَوْلِ (انسانی پیشاب (کے چھینٹوں) سے احتراز نہ کرتا تھا۔"

قے بھی انسانی جسم کے اندر سے نکلنے والی نجاست ہونے کے لحاظ سے پیشاب پاخانہ سے ملحق ہے۔

ان اشیاء کی نجاست پر تو علماء کا اتفاق ہے لیکن ان کے ازالہ کے واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے۔ امام شافعیؒ و ابو حنیفہ نے ان کے ازالہ کو بجا طور پر واجب قرار دیا ہے مگر امام مالکؒ کا ایک قول یہ ہے کہ:

"ان نجاسات کا ازالہ سنت مؤکدہ تو ضرور ہے مگر فرض و واجب نہیں۔"

---

[۱] فقہ السنہ ۱: ۲۰ بحوالہ ابوداؤد عن ابی ہریرہ [۲] مشکوٰۃ [۳] بدایہ ۱: ۵۱

ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے سمیت نماز ادا کر رہے تھے کہ جبریل ان میں لگی ہوئی نجاست کی آپ کو خبر دی۔ اس پر آپ نے نماز ہی کے دوران جوتا الگ کر دیا مگر اس سے قبل پڑھی ہوئی رکعتوں کو دہرانا ضروری نہ سمجھا حالانکہ (بقول مالکیہ) اگر اس نجاست کا ازالہ عین ضروری ہوتا تو آپ پہلی رکعتیں بھی دہراتے —— مگر درست یہ ہے کہ ان نجاسات کا ازالہ واجب ہے۔ مذکورہ حدیث سے البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے یا بھول کر ایسے کپڑوں میں نماز پڑھ لے جن میں یہ نجاست لگی تھی تو معاف ہے۔

انسانی پیشاب کے متعلق ایک اہم مسئلہ اور بھی ہے —— یہ ہے تو نجس، مگر دودھ پیتے لڑکے (لڑکی نہیں) کا پیشاب اگر کپڑے پر گر جائے تو اسے عام نجاست کی طرح اچھی طرح دھونے کی بجائے پانی کے چھینٹے دے کر پاک کیا جا سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابیہ اپنے بیٹے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لائیں۔ آپ نے ازراہِ شفقت اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے پیشاب کر دیا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑے کو اچھی طرح دھونا ضروری نہ سمجھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے:[۳]

بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ

لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے کافی ہیں اور لڑکی کا پیشاب خوب دھونا چاہیے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکے کا پیشاب متفرق و منتشر ہو کر کپڑے پر گرتا ہے جبکہ لڑکی کا پیشاب عموماً مرتکز ہو کر گرتا ہے۔

حنفی علماء[۴] سرے سے لڑکے کے پیشاب اور دوسرے انسانی یا غیر انسانی (جانوروں کے) پیشاب میں فرق کے قائل نہیں۔ وہ سب کو نجس شمار کرتے ہیں لیکن جہاں تک ماکول اللحم جانوروں کے پیشاب کا تعلق ہے اس کے متعلق حدیث کے دلائل پہلے گزر چکے ہیں کہ وہ نجس نہیں اور لڑکے کے پیشاب کی استثنائی صورت مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہو گئی جو پیشاب کی نجاست کی عام احادیث کی مخصص ہیں۔

۱؎ مشکوٰۃ ۲؎ متفق علیہ عن ام قیس ۳؎ احمد عن علی ۴؎ الرحمۃ الغیثۃ ۱۰۰

حنفیہ کے بالکل برعکس ابن حزمؒ نے دودھ پیتا لڑکا تو درکنار ہر مذکر انسان کے پیشاب کی نجاست
ازالہ کے لیے پانی کے چھینٹے کافی قرار دیے ہیں ۔أَيْ ذَكَرٍ كَانَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ..... ان
نزدیک "بول الغلام" کے معنے لڑکے کا پیشاب نہیں بلکہ "مرد کا پیشاب" ہے لیکن امام شوکانیؒ[1]
علماء لغت و بلاغت کے حوالہ سے واضح کیا ہے کہ "غلام" کا اصل معنی لڑکا ہے اور مرد کے معنوں میں
کا استعمال مجازی ہے۔

مذی اور ودی

بعض اوقات بیماری وغیرہ کی وجہ سے پیشاب کے پہلے یا بعد گاڑھا سا پانی نکلتا ہے جسے ودی کہا
ہے۔ یہ بھی بالاتفاق نجس[2] ہے۔ مذی وہ لیس دار مادہ ہے جو مرد یا عورت کے عضو مخصوص سے
ہوت کی وجہ سے خارج ہوتا ہے۔ یہ بھی نجس ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے (اِتَّفَقَ[3] الْعُلَمَاءُ
أَنَّ الْمَذْيَ نَجِسٌ

مذی اور ودی کے اخراج سے غسل تو واجب نہیں ہوتا لیکن اگر یہ جسم یا کپڑوں کو لگ جائیں تو انہیں
دنا (یا مذی کی صورت میں ایک روایت کے مطابق کپڑے پر پانی چھڑکنا) ضروری ہے بیہقی کی ایک روایت[4]
ودی اور مذی کے متعلق مذکور ہے:

اِغْسِلْ ذَكَرَكَ أَوْ مَذَاكِيْرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ فِي الصَّلَاةِ

جن اعضاء کو یہ نجاست لگے انہیں دھونا چاہیے اور نماز کے لیے (غسل کی بجائے صرف)
وضو کر لینا چاہیے۔

حضرت علیؓ کی زبانی بھی مذکور[5] ہے کہ:

"ان کے جسم سے بکثرت مذی خارج ہوتی تھی۔ شرم و حیا کی وجہ سے وہ خود تو مسئلہ نہ
پوچھ سکے مگر انہوں نے بعض دوسرے دوستوں کی معرفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا تو آپ نے فرمایا:

تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ (نجاست آلود عضو کو دھو لو اور وضو کر لو)

سری روایت میں ہے[6]:

المحلی ۱: ۱۰۰ [1] نیل ۱: ۵۹ [2] فقہ السنہ ۱: ۴۱ [3] نیل ۱: ۴۶ [5] بخاری [6] ترمذی، ابوداؤد

يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ قَدْ اَصَابَ مِنْهُ ــــــــــ

چُلّو بھر پانی لے کر کپڑے کے اس حصہ پر چھڑک دو جہاں مذی لگی ہے۔

مگر دھونے کی روایت صرف پانی چھڑک دینے کی روایت سے زیادہ قابلِ اعتماد و قابلِ عمل ہے۔

۱۱۔ منی

امام مالکؒ و ابوحنیفہؒ کے نزدیک منی نجس ہے۔ مگر امام احمد و شافعی اسے نجس قرار نہیں دیتے[1]۔ ابنِ حزم نے بھی مؤخرالذکر ائمہ کی تائید کی ہے[2]۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ احادیث کی رو سے کپڑے سے منی کے ازالہ کے لیے عام نجاستوں کی طرح پانی کا تعین ثابت نہیں ہوتا بلکہ تر منی کی صورت میں دھونا اور خشک منی کی صورت میں کپڑے کو رگڑنا یا ناخن وغیرہ سے چھیلنا مذکور ہے[3]۔ البتہ ایک روایت میں ہے کہ:

اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُصَاقِ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ اَوْ بِاِذْخِرَةٍ ــــــــــ

منی تھوک یا ناک کی رینٹ کی طرح ہے اور اسے کپڑے وغیرہ کے ٹکڑے یا گھاس پھوس سے مل رگڑ کر صاف کرنا کافی ہے۔

مگر یہ حدیث موقوف ہے۔

منی کی طہارت و عدم طہارت پر بعض لوگوں نے طویل بحثیں کی ہیں۔ امام شوکانیؒ نے مختلف دلائل کو سامنے رکھ کر بڑا معتدل و موزوں فیصلہ فرمایا ہے کہ:

فَالصَّوَابُ اَنَّ الْمَنِيَّ نَجَسٌ يَجُوْزُ تَطْهِيْرُهٗ بِاَحَدِ الْاُمُوْرِ الْوَارِدَةِ ــــــــــ

درست یہ ہے کہ منی نجس ہے البتہ نجاست کا ازالہ اور اس کی تطہیر پانی کے علاوہ رگڑنے اور کھرچنے سے بھی ہو سکتی ہے

انہوں نے واضح کیا ہے کہ یہ سمجھنا غلط ہے کہ ہر نجاست کی تطہیر صرف پانی ہی سے ہو سکتی ہے جس چیز کا ازالہ و تطہیر پانی کے علاوہ کسی چیز سے ہو سکتا ہو وہ نجس نہیں۔ بلکہ مذکورۃ الصدر حدیث

---

[1] بدایہ ۱: ۸۲ [2] المحلی ۱: ۱۲۵ [3] متفق علیہ عن عائشہؓ [4] نیل ۱: ۶۷

نجاست اور اس کے انواع

وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ

جب کسی کے جوتے کو پیشاب پاخانہ لگ جائے تو وہ مٹی پر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نجاست کے ازالہ کے لیے پانی متعین نہیں ہے نغایة الامر انہ نجس خفف فی تطهیرہ ۔ ہذا زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ منی ہے تو نجس مگر اس کی تطہیر کے طریقہ میں رگڑنے چھیلنے وغیرہ کی گنجائش رکھ کر تخفیف کر دی گئی ہے۔

یہ نجاستوں کی مختلف انواع کا بیان تھا جس کے ذیل میں بعض نجاسات کے ازالہ کی شرعی تدابیر بھی بتلائی گئی ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ تطہیر نجاسات پر ذرا مفصل بحث ہوگی۔

بقیہ : پریس کانفرنس

۱۔ اسلام کی بالادستی اور کتاب و سنت کی ترویج۔

۲۔ پاکستانیت کا فروغ اور محب وطن عناصر کا اتحاد۔

۳۔ جمہوریت کا تسلسل جو قرآن و سنت کی پابند ہو۔

۴۔ عوام کے معاشی مسائل کا حل، امن و امان کا مسئلہ اور روزگار کی فراہمی

۱۲ جون ۸۹ء
کراچی

بقیہ : یادِ رفتگاں

مقرر کیا ہے۔ جن کا نام نامی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد ہے۔ جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے مرکزی ناظم تعلیمات ہیں۔ جن کا تدریسِ بخاری میں انفرادی اندازِ بیان سب پر عیاں ہے۔ اور وہ اندازِ بیان بعینہٖ اپنے استادِ محترم مرحوم حافظ صاحب کا سا ہی ہے۔

حافظ صاحب نے تدریس کے ساتھ ساتھ کچھ معرکۃ الآراء کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ کئی ایک وجوہ کی بنا پر وہ ابھی منظرِ عام پر نہیں آ سکیں۔ حافظ بڈھیمالویؒ آٹھ رمضان بروز جمعۃ المبارک بمطابق آٹھ مئی ۱۹۸۷ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ اس طرح آپ ۷۹ سال کی عمر میں اپنے خدا کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔